مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کا ماہوار رسالہ
مئی ۲۰۲۴

النداء

خلافت

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا

اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو

آلِ عمران:۱۰۴

ممبران رسالہ النداء

فہرست مضامین

اگر آپ خدام الاحمدیہ کینیڈا کے ماہانہ رسالہ النداء میں کوئی مضمون یا اپنی کوئی نظم بھجوانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل ای میل پر ہم سے رابطہ کریں۔

ISHAAT@KHUDDAM.CA

قال اللہ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۵۶

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

سورۃ النور، آیت 56

قال الرسول ﷺ

عَن النُّعمانِ بنِ بَشِيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَال: قَال رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً، فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ'' ثُمَّ سَكَتَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آنحضرت ﷺ خاموش ہوگئے۔

(مشکاۃ المصابیح، باب الإنذار التحذیرِ الفصل الثالث)

کلام الامام امام الکلام

سواے عزیزو! جب کہ قدیم سے سُنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰، صفحہ ۳۰۵-۳۰۶)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے جو حکم ہیں، ان آیات [سورۃ النور: ۵۲ تا ۵۸] میں اتنی بار جو اطاعت کا حکم آیا ہے یہ خلافت کے جاری رکھنے کے وعدے کے ساتھ ان آیات میں آیا ہے گویا اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ خلافت کا نظام بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات اور نظام کا ایک حصہ ہے۔ پس خلافت کی باتوں پر عمل کرنا بھی تمہارے لیے ضروری ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے بلکہ ایک قومی اور روحانی زندگی کے جاری رکھنے کے لیے مومنین کے لیے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جس نے میرے قائم کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور میری اطاعت کرنے والے نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی اور اسی طرح میرے امیر کی نافرمانی میری نافرمانی ہے اور میری نافرمانی خدا تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

تو خلیفۂ وقت کی اطاعت تو عام امیر کی اطاعت سے بہت بڑھ کر ضروری ہے۔ دلی خوشی کے ساتھ کامل اطاعت کے نمونے ہمیں صحابہ کی زندگیوں میں کس طرح نظر آتے ہیں اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔ ایک جنگ میں جنگ کی کمان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کی گئی لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی وجہ سے ان کو بدل دیا اور عین جنگ کی حالت میں ان کو بدلا گیا۔ تو بہرحال اس حالت میں خلیفۂ وقت کا حکم آیا کہ اب کمان حضرت ابو عبیدہ کریں گے، ان کو دے دی جائے۔ تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خیال سے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑی عمدگی سے کمان کر رہے ہیں ان سے چارج نہیں لیا لیکن حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا کہ آپ فوری طور پر مجھ سے چارج لیں کیونکہ یہ خلیفۂ وقت کا حکم ہے اور میں بغیر کسی شکوے کے یا دل میں کسی قسم کا خیال لائے بغیر کامل اطاعت کے ساتھ آپ کے نیچے کام کروں گا جس طرح آپ کہیں گے۔

تو یہ اطاعت کا معیار ہے جو ایک مومن کا ہونا چاہیے نہ یہ کہ اگر کوئی فیصلہ خلاف ہو جائے تو شکوہ شروع کر دیں۔ کسی عہدے دار کو ہٹا کر دوسرے کو مقرر کر دیا جائے تو کام کرنا چھوڑ دیں۔ جو ایسا کرتا ہے نہ تو اس میں اطاعت ہے نہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے نہ تقویٰ ہے۔

(خطبہ جمعہ ۲۴؍ مئی ۲۰۱۹ء)

پس اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کے مطابق آپؐ کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوا اور صرف نظام کا جاری ہونا ہی کوئی حقیقت نہیں رکھتا جب تک خلیفۂ وقت اور افرادِ جماعت کے درمیان اخلاص و وفا اور ارادت و مودّت کا تعلق نہ ہو اور یہ تعلق اللہ تعالیٰ ہی پیدا کر سکتا ہے۔ کوئی انسان یا انسانی کوشش اس تعلق کو نہ پیدا کر سکتی ہے نہ قائم رکھ سکتی ہے اور جماعت کی اکائی اور وحدت اور ترقی کی ضمانت یہی تعلق ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی

تائیدات و نصرت اور سلسلہ احمدیہ کے سچے ہونے کی دلیل ہے۔ خلافت کے ساتھ افرادِ جماعت کا جو تعلق ہے جس میں پرانے احمدی بھی شامل ہیں اور نئے آنے والے بھی، نوجوان بھی اور بچے بھی، مرد بھی اور عورتیں بھی، دور دراز رہنے والے احمدی بھی جنہوں نے کبھی خلیفہ وقت کو دیکھا بھی نہیں ہے سب شامل ہیں لیکن یہ سب لوگ جو ہیں اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں اور بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خلیفہ وقت کا پیغام پہنچے تو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ محبت اور تعلق کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اور یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے کی فعلی شہادت ہیں اور جماعت کی ترقی بھی اس تعلق سے وابستہ ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا جو جماعت کو خلافت سے تعلق ہے اور خلیفہ وقت کو جماعت سے ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت کا ثبوت ہے

(خطبہ جمعہ ۲۹/ مئی ۲۰۲۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ اسلام نے خلفاء کے ذریعہ ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کرے گا۔"

(درس القرآن فرمودہ یکم مارچ ۱۹۲۱ صفحہ ۷۲ مطبوعہ نومبر ۱۹۲۱ء)

خلافت: از تحریر مکرم حصور احمد ایقان
طالبِ علم جامعہ احمدیہ کینیڈا

خلافت

سبق دیتی ہے تاریخ خلافت اہل عالم کو
ہزاروں ہوں گھنے تاریک بادل چھٹ ہی جاتے ہیں

کہ اہل حق کے قدموں میں زمانہ آہی جاتا ہے
کہ جب سورج نکلتا ہے تو آخر چھا ہی جاتا ہے

خلیفہ کے لغوی معنی : عربی لغت کی رُو سے جو کسی کا قائم مقام ہوتا ہے۔ وہ اس کا خلیفہ کہلاتا ہے۔ اور اصطلاحاً خلیفہ سے مراد نبی کا قائم مقام اور اس کا جانشین ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں خلافت کا لفظ بمعنی نبوت و ماموریت استعمال ہوا ہے جیسا کہ سورۃ بقرۃ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً۔(البقرہ:۳۱)یعنی زمین پر ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ نورآیت ۵۶ میں مومنوں سے خلافت کا وعدہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

(سورۃ النور:۵٦)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیاہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

مذکورہ بالا آیت جو آیتِ استخلاف کہلاتی ہے جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے مومنوں کو نہ صرف خلافت حقہ کا وعدہ دیتی ہے بلکہ خلافت کی تمکنت کا بھی وعدہ دیتی ہے اور تمکنت کے بعد زمین میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کو راسخ کرنے کی ذمہ داری بھی ڈالتی ہے۔ اس آیت کے بارے میں مزید رہنمائی ہمیں پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے قول سے ملتی ہے۔

جیسا کہ حدیث میں آتا ہے حضرت حذیفہؓ بن یمان بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ مِنْهَاجِ النُّبُوَّۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذارساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہوگئے۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب الانذار والتحذیر الفصل الثالث)

قارئین کرام اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے اور بعد کی حالت اس طرح بیان فرمائی کہ اے مومنو (وہ) وقت یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ آپس میں جنگ اور لڑائی جھگڑے نے تمہیں کمزور کردیا تھا۔ تمہارا رعب ختم ہوگیا تھا۔ تب خدا نے تم پر احسان کیا اور ایک واجب الاطاعت پیغمبر کے ذریعہ تمہیں متحد کردیا۔

اس پیغمبر کی اطاعت کے نتیجہ میں مسلمانوں کو ایسی شان و شوکت اور

رعب عطا ہوا کہ قیصر و کسریٰ کے ایوان مسلمانوں کے نام سے لرزتے تھے۔ ایسا غلبہ نصیب ہوا جو آن کی آن میں عرب اور اس کے گردو نواح میں پھیل گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب رسالہ الوصیت میں حضرت محمد ﷺ کے وصال کے بعد کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی دوسری قدرت کا معجزہ دکھایا، اس بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

"(۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں... اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں... اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو اٹھالیتا ہے... جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان اور مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا (النور:۵۶)۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔"

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰، صفحہ ۳۰۴، ۳۰۵)

اس طرح اللہ تعالیٰ کے خاص اذن اور رحمت سے خلفاء راشدین کا سلسلہ شروع ہوا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو پہلی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا پہلا خلیفہ منتخب فرمایا اور آنحضورؐ کی بیان کردہ پیشگوئی کے پہلا حصہ کو پورا کیا۔ آپؓ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ بنے پھر حضرت عثمانؓ اور پھر آخر پر حضرت علیؓ۔ ہر ایک خلافت کے سلسلہ نے اسلام کو نئی بلندیوں تک پہنچایا اور اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلایا۔ پھر اس نے اپنی اس نعمت کو بھی اٹھالیا اور جیسا کے حدیث میں بیان ہے اللہ تعالیٰ نے بادشاہت کا سلسلہ شروع کیا۔ اس بادشاہت اور اس کے بعد آنے والی جابر بادشاہت کے دور کی خود تاریخ گواہ ہے۔ دورِ آخر میں آج ہم وہ واحد جماعت ہیں جس کو خدا نے خلافت کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ ۱۹۰۸ میں حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافت احمدیہ کا سلسلہ حضرت الحاج حکیم مولوی نورالدین، خلیفۃ المسیح الاوّلؓ سے شروع ہوا۔ اور یہ کاروان خلافت ثانیہ کے باثمر دور میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد، المصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بڑھتا ہوا خلافت ثالثہ کے مبارک دور میں داخل ہوا۔ اور پھر جب حضرت حافظ مرزا ناصر احمد، خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات کے ذریعہ جماعت احمدیہ ایک بار پھر خوف کی حالت میں داخل ہوئی تو اس وقت خدا تعالیٰ نے ایک بار پھر خلافت رابعہ کے ذریعہ امن کے دروازے میں داخل کیا۔ اور ترقیات کے نئے دور کا آغاز ہوا۔ جس کی کمان حضرت مرزا طاہر احمد، خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ہاتھ میں رہی۔ پھر ایک بار پھر وہ حالتِ خوف آئی جس کا ذکر اللہ تعالیٰ آیت استخلاف میں فرماتا ہے۔ اور وہی آیت پھر شان و شوکت سے دنیا کے سامنے آئی اور خلیفۃ المسیح الخامس کے دورِ حاضر کا آغاز ہوا۔ اور یہ دور ترقی کا ایسا دور ہے کہ ہر روز جس کے مناظر ہمیں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اور خلافت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ مخالفت کے ہر طوفان کو خدا تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کی موجودگی میں بادِ صبا میں تبدیل کر دیا۔ مخالفت کی ہر آگ جو دشمنان احمدیت نے خلافت حقہ کو مٹانے کے لئے لگائی تھی، خود ان کو ہی بھسم کر گئی اور احمدیت کا یہ قافلہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ خلافت کے زیر سایہ ترقیات کی منازل طے کرتا چلا جا رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ ۲۱؍ مئی ۲۰۰۴ء میں فرماتے ہیں:

"پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اس دور میں اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور اس دائمی خلافت کے عینی شاہد بن گئے ہیں بلکہ اس کو ماننے والوں میں شامل ہیں اور اس کی برکات سے فیض پانے والے بن گئے ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ایک مبارک امت ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ اس کا اول زمانہ بہتر ہے یا آخری زمانہ، یعنی دونوں زمانے شان و شوکت والے ہوں گے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا: "خلافت خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے۔ جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت

موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کر سکتا"۔
(الفضل انٹرنیشنل ۲۳ مئی تا ۵ جون ۲۰۰۳ء)

پس گزرے ہوئے سو سال سے زائد عرصہ کی تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت پر ہر چڑھتا سورج اکناف عالم میں جماعت کی ترقیات کے نئے سے نئے منصوبے لے کر ڈوبتا ہے اور ہر ڈوبتا ہوا سورج ہمیں خلیفۃ المسیح کی امامت میں گہری عبادتوں میں غرق رکھتی ہے۔ وہ قافلہ جو قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی سے بے سروسامان نکلا تھا آج ۲۱۰ سے زائد ممالک میں اپنے قدم جما چکا ہے۔ اور میں یقین واثق رکھتا ہوں کہ ہمارا زندہ خدا جماعت کی ترقیات کا ضامن ہے اور وہ ہمیشہ ہمیں نوازتا رہے گا تاوقتیکہ جماعت دنیا پر غالب ہو جائے اور دشمنان احمدیت اپنے مکروں میں ہر طرح سے ناکام و نامراد ہو جائیں۔

پس خلافت کی موجودگی دنیا کے لیے سائبان کی حیثیت رکھتی ہے جس کے سایہ کے بغیر آرام اور تسکین حاصل نہیں ہو سکتی۔ ہمیں خدائے تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں ایک خلیفہ کی نگہبانی عطا کی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر فرمایا

خلافت زندہ رہے اور اس کے گرد جان دینے کے لیے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو۔ صداقت تمہارا زیور، امانت تمہارا حسن، تقویٰ تمہارا لباس ہو۔ خدا تعالیٰ تمہارا ہو اور تم اس کے ہو۔ آمین

خلافت کیا ہے اِک فضل عظیم ربِّ رحماں ہے
سراسر نور اور رحمت، علم و حکمت کا گلستاں ہے

قسط نمبر ۲
فلسفۂ نماز
از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ
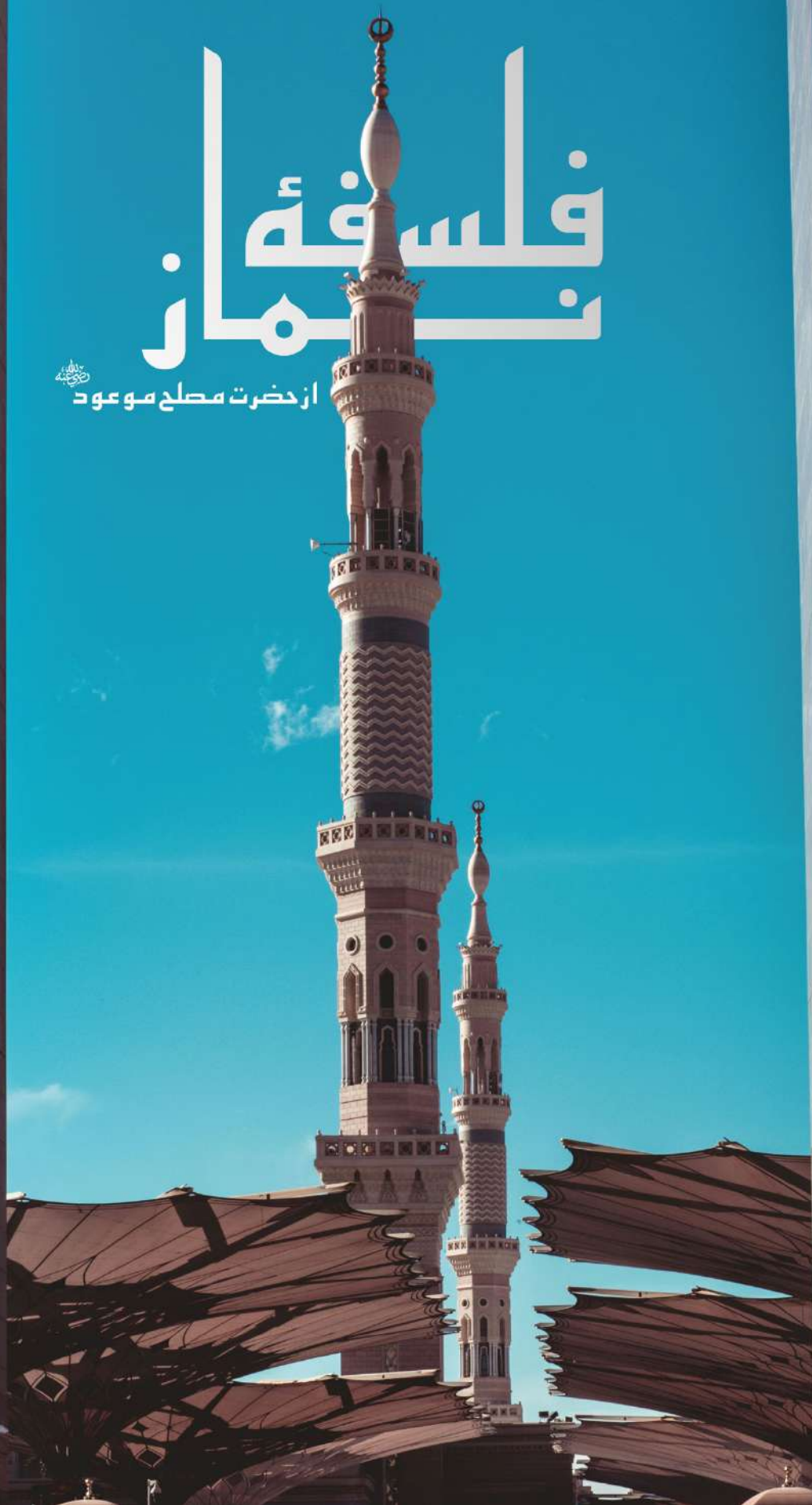
لازمی نماز کے ادا کرنے سے پہلے وضو یا تیمم فرض ہے۔ وضو کا حکم اصل ہے اور تیمم کا حکم بطور قائم مقام کے ہے۔ (سورۃ مائدہ رکوع اوّل آیت ۷) وضو پانی سے کیا جاتا ہے اور اس میں پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اس کے بعد کلّی کر کے منہ صاف کیا جاتا ہے اور نتھنوں سے پانی اوپر کی طرف کھینچ کر ناک کو صاف کیا جاتا ہے اس کے بعد منہ دھویا جاتا ہے پھر کہنیوں تک، کہنیوں کو شامل کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اس کے بعد ہاتھ گیلے کر کے سر کے بالوں پر ایک ثلث سے دو ثلث تک مَسح کیا جاتا ہے اور پھر انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے کانوں کے سوراخوں کو گیلا کیا جاتا ہے اور انگوٹھوں کو کانوں کی پُشت پر پھرایا جاتا ہے تا کہ کان کی پشت بھی گیلی ہو جائے اس کے بعد دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے جاتے ہیں (بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء ثلاثا ثلاثا ونسائی کتاب الوضوء باب مسح الاذنین مع الرأس) باہوں اور پاؤں کے دھونے میں اس امر کو ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ دائیں طرف پہلے دھوئی جائے اور بائیں طرف بعد میں۔ (نسائی کتاب الوضوء باب بایِ الرجلین یبدأُ بالغسل) وضو کرتے وقت یہ نیت کرنی بھی ضروری ہوتی ہے کہ نماز کے لئے یا طہارت کے لئے وضو کیا جا رہا ہے (نسائی کتاب الوضوء باب النیۃ في الوضوء) اس سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ خیالات کی رَو عبادت کی طرف پھر جائے اور اس وقت سے خیالات دوسرے کاموں کی طرف سے ہٹ جائیں۔ یہ فعل ظاہری صفائی کا بھی موجب ہوتا ہے کیونکہ جن اعضاء کو دھویا جاتا ہے بوجہ بالعموم ننگا رہنے کے وہی گرد وغبار کا نشانہ بنتے ہیں۔

ان اعضاء کا دھونا یا گیلا کرنا خیالات کے اجتماع کے لئے بھی مفید اور ضروری ہوتا ہے کیونکہ خیالات کی پراگندگی حواس خمسہ کے مقامات کی تیزی سے ہوتی ہے اور حواس خمسہ کے مقامات آنکھیں، کان، ناک اور منہ اور جسم ہیں۔ وضو میں کلی کے ذریعہ سے منہ کو تر کیا جاتا ہے اور اس میں یکسوئی کی قوت پیدا کی جاتی ہے۔ ناک میں پانی ڈال کر اسے ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ منہ دھوتے ہوئے آنکھوں کو تری پہنچائی جاتی ہے۔ کانوں میں گیلی انگلیاں ڈال کر اور ان کے پیچھے انگوٹھے کو حرکت دے کر کانوں کی حِس کی پراگندگی کو دور کیا جاتا ہے۔ جسم کی زیادہ حِس کو دور کرنے کے لئے باہیں اور پاؤں دھوئے جاتے ہیں۔ اور طبّی تجربہ اس امر پر شاہد ہے کہ بخار کی تیزی کو دور کرنے کے لئے صرف باہوں اور پاؤں کا ٹھنڈے پانی سے دھونا یا تر کرنا سارے بدن سے بخار کی گرمی دور کرنے کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے۔ سر کی گرمی خیالات کو بہت پراگندہ کر دیتی ہے اس وجہ سے سر کا مسح رکھا گیا ہے جو سر کو ٹھنڈا کر کے سر کی گرمی کو دور کرتا اور خیالات کے اجتماع میں ممد ہوتا ہے۔

اعصابی ماہرین کے تجربہ سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے ٹھنڈا کرنے سے بھی خیالات کی رَو کو بدلا جاسکتا ہے۔ چنانچہ مسمریزم کے ماہرین کا تجربہ ہے کہ مسمریزم کے عمل کے بعد اگر ہاتھوں اور پاؤں کو پانی ڈال کر ٹھنڈا کر لیا جائے تو اس دماغی برقی طاقت کے ضائع ہونے سے انسان بچ جاتا ہے جو مسمریزم کے عمل کے بعد دیر تک جاری رہ کر انسان کو کمزور کر دیتی ہے۔ پس ہاتھوں اور پاؤں کے دھونے سے بھی ان خیالات کی رَو کو روکا جاسکتا ہے جو نماز سے پہلے انسان کے دماغ میں جاری ہوتی ہے اور اُسے پھیر کر عبادت اور ذکر الہٰی کی طرف لایا جاسکتا ہے۔

غرض وضو ایک نہایت پُر حکمت حکم ہے جس کے ایک جزو کی تجربہ اور علم الاعصاب تائید کرتے ہیں۔ وضو کا حکم قرآن کریم میں موجود ہے۔ (دیکھو سورۃ مائدۃ ع ۲)

جب پانی میسر نہ ہو یا انسان بیمار ہو یا وضو سے بیماری کا خطرہ ہو تو اس صورت میں اسلام نے تیمم کا حکم دیا ہے (سورۃ مائدہ آیت ۷ ونساء ۴۴) اور وہ حکم یہ ہے کہ پاک مٹی

یا کسی پاکیزہ گرد والی چیز پر ہاتھ مار کر اپنے منہ پر اور ہاتھوں اور باہوں پر پھیر لے (بخاری کتاب التیمم باب التیمم للوجہ والکفین) یہ حکم بھی انہی حکمتوں سے پُر ہے کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ صاف اور پاک مٹی بھی پانی کا قائم مقام ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اسی حکمت کو کسی وقت سمجھ کر ہندو سادھوؤں نے جسم پر بھبوت ملنے کا طریقہ جاری کیا تھا مگر یہ بات اُن سے نظر انداز ہو گئی کہ یہ طریق ادنیٰ درجہ کا ہے اور پانی کے میسر نہ آنے یا استعمال نہ کر سکنے کی صورت میں ایک قائم مقام کے طور پر ہی استعمال ہو سکتا ہے ورنہ پانی کا استعمال بہر حال افضل اور اعلیٰ ہے۔ تیمم کا حکم بھی قرآن کریم میں مذکور ہے اور سورۃ نساء ع ۷ میں اس کا ذکر آتا ہے۔

مرد اور عورت کے شہوانی اجتماع کے بعد کے لئے ایک زائد حکم بھی ہے اور وہ یہ کہ نماز پڑھنے سے پہلے نہا بھی لے۔ اس حکم میں یہ حکمت ہے کہ یہ فعل جیسا کہ تجربہ اس پر شاہد ہے سارے جسم پر اثر کرتا ہے اور جسم کے ہر حصہ کی برقی طاقت میں ایک ہیجان پیدا کر دیتا ہے۔ پس اس کو ٹھنڈا کر کے سارے جسم کی برقی طاقت اور خیالات کے انتشار کو دُور کرنا عبادت کی تکمیل اور خدا تعالیٰ کے ساتھ حصولِ اِتّصال کے لئے ضروری ہے۔ اس کا حکم سورۃ نساء کے رکوع ۷ میں بیان ہے۔ مگر جس طرح بیماری اور پانی کے میسر نہ آنے کی صورت میں وضو کی جگہ تیمم کو کافی قرار دیا گیا ہے اسی طرح ان دونوں صورتوں میں بھی غسل کی جگہ تیمم کو کافی قرار دیا گیا ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد ا، صفحہ ۱۵۹-۱۶۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلفاء سے مخلصانہ تعلق قائم رکھا جائے اور ان کی اطاعت کی جائے۔ چنانچہ ...طالوت کے انتخاب میں خدائی ہاتھ کا ثبوت یہی پیش کیا گیا ہے کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نئے دل ملیں گے جن میں سکینت کا نزول ہو گا اور خدا تعالیٰ کے ملائکہ اُن دلوں کو اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔ گویا طالوت کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں تم میں ایک تغیر عظیم واقع ہو جائے گا تمہاری ہمتیں بلند ہو جائیں گی۔ تمہارے ایمان اور یقین میں اضافہ ہو جائے گا۔ ملائکہ تمہاری تائید میں کھڑے ہو جائیں گے اور تمہارے دلوں میں استقامت اور قربانی کی روح پھونکتے رہیں گے۔ پس سچے خلفاء سے تعلق رکھنا ملائکہ سے تعلق پیدا کر دیتا اور انسان کو انوارِ الٰہیہ کا مہبط بنا دیتا ہے۔“

(تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۴۱۲-۴۱۳)

مرکز خلافتِ احمدیہ
اسلام آباد، انگلستان
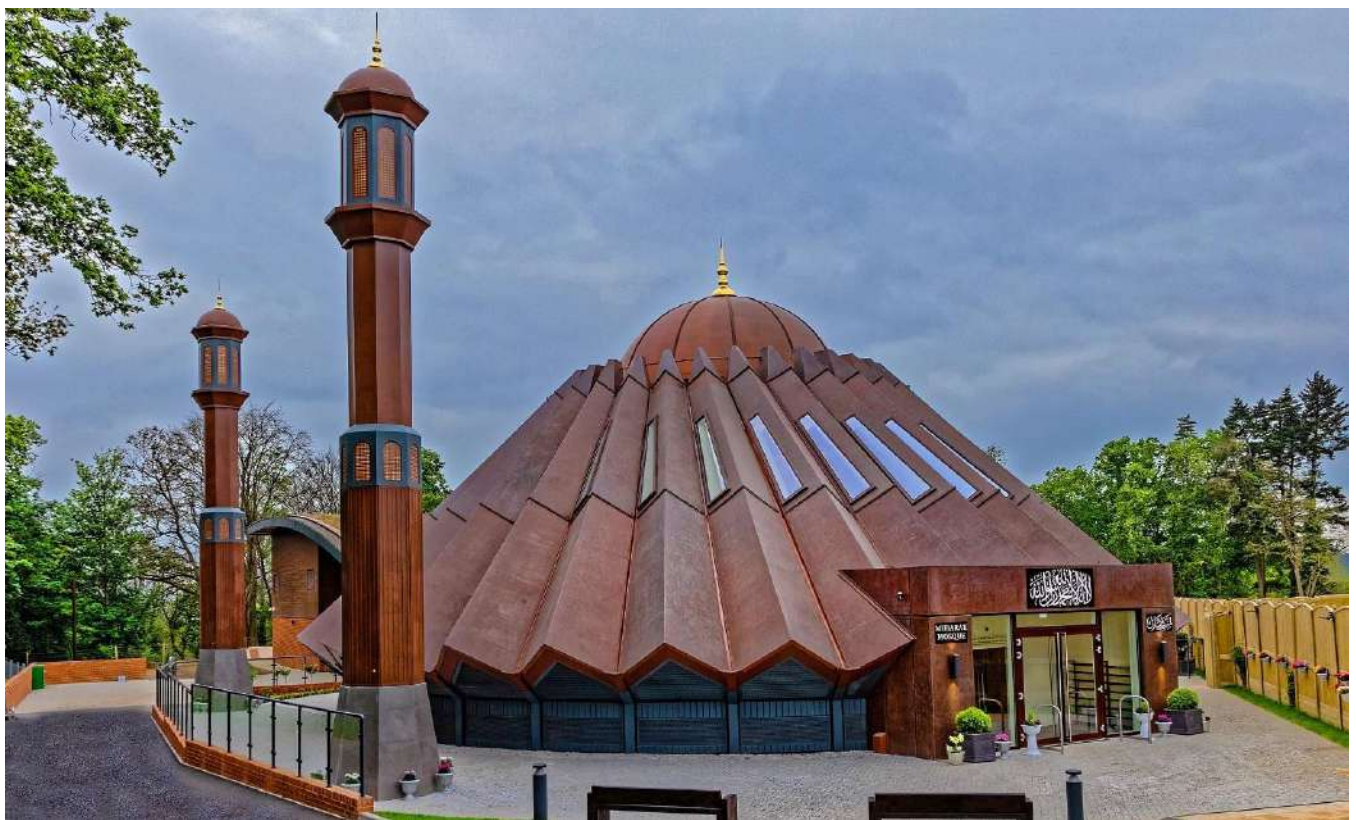
مرتبہ۔عبد السمیع خان
خلفائے راشدین ایک نظر میں
حالات اور کارناموں کا خلاصہ

حضرت ابو بکرؓ

عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب القرشی التیمی،

والدہ کا نام: سلمہ بنت صخر

لقب: صدیق، عتیق

مولد مدفن	مکہ، مدینہ
قبول اسلام	دعویٰ نبوت کے ساتھ مردوں میں پہلے مسلمان
دور خلافت	12 ربیع الاول 11ھ تا 21 جمادی الثانی 13ھ
	632ء تا 634ء
	2 سال
جنگیں اور فتوحات	باغیوں اور مانعین زکوۃ سے جنگ۔ مسیلمہ کذاب کے فتنہ کا مقابلہ۔ فتح بحرین، مدائن، شام
	ایران و عراق کی فتح کی داغ بیل پڑی
خاص کارنامے	حفاظت قرآن۔ ایک مستند تحریری نسخہ مرتب کرایا
	بیت المال کا قیام
ازواج و اولاد	شادیاں 4 بیٹے 3 بیٹیاں 3
روایات کی تعداد	142
متفرق امور	صاحب الغار - ثانی اثنین - ابو بکر افضل ھذہ الامتہ الا ان یکون نبی - (کنوز الحقائق صفحہ 4)

حضرت عمر بن خطابؓ

بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب

والدہ کا نام: حنتمہ بنت ہاشم

ولادت، وفات، عمر	ولادت واقعہ فیل سے 13 سال بعد-وفات-2ذوالحجہ-23ھ- 584ء تا644ء-63سال قمری
مولد مدفن	مکہ مدینہ
قبول اسلام	6 نبوی میں
دور خلافت	21جمادی الثانی 13ھ تا26ذوالحجہ 23ھ- 634ء تا644ء-10سال
جنگیں اور فتوحات	فتح شام، ایران، اردن، مدائن، بیت المقدس، جنگ یرموک، قادسیہ، ہندوستان پر پہلا حملہ
خاص کارنامے	سن ہجری کا آغاز۔ باجماعت نماز تراویح، شراب کی حد جاری کی۔ دفاتر اور وزارتوں کا قیام، مسجد نبوی کی توسیع، امیر المومنین کا لقب اختیار کیا
ازواج و اولاد	شادیاں7 بیٹے6 بیٹیاں 3
روایات کی تعداد	539
متفرق امور	20موافقات قرآن۔ رسول اللہؐ نے محدَّث (ملہم) قرار دیا۔ تعلیم قرآن کے لئے خاص جدوجہد۔

حضرت عثمان بن عفانؓ

بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب

والدہ کا نام: اروٰی بنت کریز **کنیت:۔ ابو عمر۔ ابو عبد اللہ**

ولادت، وفات، عمر	577ء تا 656ء
	82 سال قمری
مولد مدفن	مکہ، مدینہ
قبول اسلام	بعثت نبوی کے پہلے سال
دور خلافت	ذوالحجہ 23ھ تا 18 ذوالحجہ
	35ھ۔
	644ء تا 656ء
جنگیں اور فتوحات	فتح قبرص۔ آرمینیہ، نیشاپور۔۔ وسط ایشیا کے ممالک، ہند کے بعض علاقوں پر قبضہ۔
	3 براعظموں پر اسلام کا پھیلاؤ
خاص کارنامے	اشاعت قرآن۔ قراءۃ واحدہ۔ جمعہ کی پہلی اذان، مالی قربانی میں عظیم مقام
ازواج واولاد	شادیاں 3 بیٹے 7
روایات کی تعداد	146
متفرق امور	مع اہل وعیال پہلے مہاجر حبشہ۔ بیعت رضوان میں حضورؐ نے ان کی طرف سے خود بیعت کی۔
	ذوالنورین

حضرت علیؓ بن ابی طالب

بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب

والدہ کا نام: فاطمہ بنت اسد **کنیت۔ ابوالحسن۔ ابوتراب**

ولادت، وفات، عمر	ولادت واقعہ فیل سے 30 سال بعد۔
	وفات 20 رمضان 40ھ
مولد مدفن	مکہ، کوفہ (عراق)
قبول اسلام	بعثت نبوی کے پہلے سال۔ بچوں میں پہلے مسلمان
دور خلافت	ذوالحجہ 35ھ تا 20 رمضان
	40ھ-
	656ء تا 661ء
جنگیں اور فتوحات	جنگ جمل و صفین۔
	فتنہ خوارج کا انسداد۔ ہند میں فتوحات کا سلسلہ
خاص کارنامے	علم نحو کے بانی۔ ہجرت کے موقع پر
ازواج واولاد	شادیاں 9 بیٹے 14 بیٹیاں 17
روایات کی تعداد	500
متفرق امور	انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاولیاء۔ نہج البلاغہ (مجموعہ خطبات)

خلافت بھی ہے آئینہ، زباں بھی محوِ حیرت ہے
نہ یارائے خاموشی ہے، نہ گویائی کی طاقت ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نظام خلافت سے وابستگی کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے، جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے، جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنادیا ہے اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اس سے جتنا زیادہ تعلق رکھو گے اُسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہو گی اور اُس سے جس قدر دُور رہو گے، اُسی قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہو گی۔ جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اِسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو، وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر ۱۹۴۶ء مطبوعہ خطبات محمود جلد ۲۷ صفحہ ۵۷۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ پیشگوئیاں فرمائی ہیں، اللہ تعالیٰ کے جن وعدوں کا ذکر فرمایا ہے انہوں نے اپنے کمال تک پہنچنا ہے اور یہ آپؑ کے بعد جو جاری نظامِ خلافت ہے اس کے ذریعہ سے ہی پہنچنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ترقی دینی ہے اور دے رہا ہے۔ خود لوگوں کی راہنمائی فرماتا ہے۔ خلافت کے ساتھ ان کو جوڑتا ہے اور جوڑ رہا ہے ورنہ یہ انسانی بس کی بات نہیں ہے۔ افرادِ جماعت اور خلیفۂ وقت کو ایک ایسے مضبوط بندھن میں باندھنا جس کی مثال ممکن نہ ہو، یہ انسان کے بس کی بات نہیں اور نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل خلافت کے ساتھ جوڑتا ہے جو پہلے احمدی ہیں بلکہ ان کے بھی دل خلافت کے ساتھ جوڑتا ہے کہ جو خود بعد میں شامل ہو رہے ہیں اور بالکل نئے آنے والے ہیں جن کی پوری طرح تربیت بھی نہیں ہے۔ یہ صرف خدا تعالیٰ کا ہی کام ہے۔ وہی اخلاص و وفا بیعت کے بعد لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دکھاتے ہیں۔ وہی اخلاص و وفا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کے لیے اور آپ علیہ السلام کے نام پر خلافتِ احمدیہ سے دکھاتے ہیں اور دکھا رہے ہیں۔

خلافتِ اولیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیعت جس طرح لوگوں نے کی وہ اللہ تعالیٰ کی خالص تائید و نصرت نہیں تھی تو اَور کیا تھا۔ سوائے چند منافق طبع لوگوں کے جو ہر جماعت میں ہوتے ہیں خلافت کے فدائی اور شیدائی بڑھتے چلے گئے اور جو منافق تھے ان کی آپؓ نے اچھی طرح سرزنش کی اور ان کو ان کے مقام پر رکھا۔ ان کو سر اٹھانے کی ہمت نہیں ہوئی۔ پھر۔۔۔
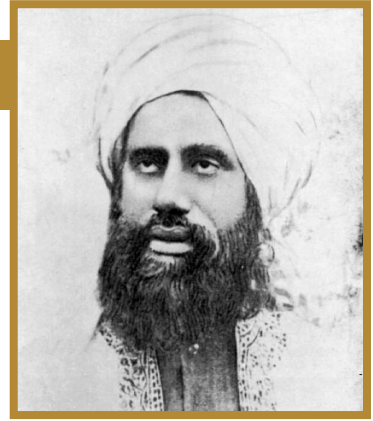
خلافتِ ثانیہ

خلافتِ ثانیہ کے انتخاب کے وقت انہی مخالفوں کے شور مچانے کے باوجود جو خلافتِ اولیٰ میں منافقت کرتے ہوئے جماعت میں رہ رہے تھے۔ انہوں نے مخالفت کی۔ لیکن جماعت نے باوجود ان لوگوں کے ورغلانے کے، شور مچانے کے، فتنہ اور فساد پیدا کرنے کے حضرت میاں صاحبؓ، حضرت مرزا محمود احمد صاحبؓ کہہ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت کر لی اور پھر دنیا نے دیکھا کہ کس طرح تیزی سے جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ دنیا میں مشن ہاؤس کھلے، مساجد بنیں، لٹریچر کی اشاعت ہوئی۔ وہ کام جن کے کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے آگے بڑھتے رہے۔ پھر۔۔۔
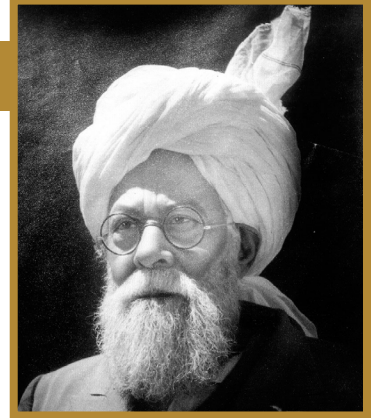
خلافتِ ثالثہ

خلافتِ ثالثہ میں اللہ تعالیٰ نے باوجود حکومتِ وقت کے بہت سخت حملے کے جماعت کو ترقیات سے نوازا۔ کشکول جماعت کے ہاتھ میں پکڑانے والے خود بُری حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے۔

پھر۔۔۔
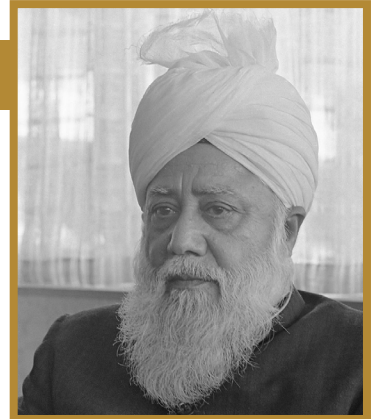
خلافتِ رابعہ

میں ترقیات کا ایک اَور باب کھلا۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کے نئے نظارے ہم نے دیکھے۔ اشاعتِ اسلام کے نئے نئے رستے کھلے۔ خلیفۂ وقت کے ہاتھ کاٹنے کا سوچنے والوں کے اپنے ہاتھ کٹ گئے اور فضا میں ان کے جسم بکھر گئے لیکن جماعت کی ترقی کے قدم نہیں رکے۔ تبلیغ کے میدان میں وسعت پیدا ہوئی۔ ایم ٹی اے کا آغاز ہوا جس سے ہر گھر میں جماعت کا پیغام پہنچنا شروع ہوا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا تکمیل کی طرف بڑھنا ہے اور یہی چیز ہے اگر کوئی سمجھے تو۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا پورا ہونا نہیں تو اَور کیا تھا۔ پھر۔۔۔

خلافتِ خامسہ

میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات و نصرت کے نظارے دکھائے۔ ایم ٹی اے میں ہی اسلام کا پیغام پہنچانے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کرنے کے لیے نئے نئے راستے کھلنے کا انتظام ہوا۔ ایک کے بجائے ایم ٹی اے کے سات آٹھ چینل مختلف زبانوں میں جاری ہوئے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں مختلف پروگراموں کے ترجمے ہونے شروع ہو گئے۔ دنیا کے ہر کونے تک جہاں پہلے ایم ٹی اے نہیں جا رہا تھا وہاں بھی ایم ٹی اے پہنچ گیا اور وہاں کی اپنی زبان میں ان لوگوں، ان ملکوں اور ان علاقوں کے رہنے والوں کو احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچنے لگ گیا جس سے لاکھوں سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔
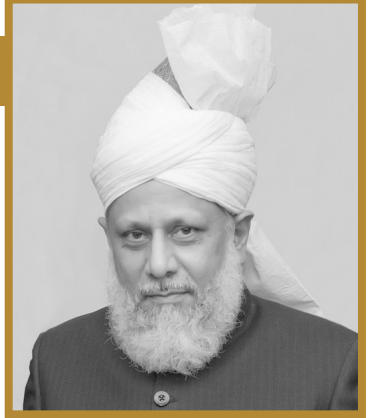
پھر اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے اور ریڈیو پروگراموں کے علاوہ خود بھی لوگوں کی راہنمائی فرمائی اور لوگوں کو خوابوں کے ذریعہ اور مختلف لٹریچر کے ذریعہ احمدیت کے پیغام کو قبول کرنے کی توفیق دی۔ ہم جب احمدیت کی تاریخ دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کی خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی طرف آپ کے زمانے میں بھی راہنمائی فرماتا تھا۔ پھر یہی سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے زمانے میں بھی جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ خود راہنمائی فرماتا رہا۔ پھر اَور سعید روحیں جو تھیں وہ جماعت میں شامل ہوتی رہیں۔ پھر خلافتِ ثانیہ میں بھی بہت سے ایسے واقعات ہیں۔ پرانے خاندانوں میں، ان کے گھروں میں یہ روایات چل رہی ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے بڑوں کو حق قبول کرنے کی توفیق دی۔ پھر خلافتِ ثالثہ میں بھی یہ سلسلہ نظر آتا ہے۔ خلافتِ رابعہ میں بھی سعید روحوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے احمدیت کے قبول کرنے کی طرف راہنمائی ہوئی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدوں کا نتیجہ تھا۔ اس طرح ہر خلافت کے دور میں جماعت بڑھتی رہی۔ خلافت خامسہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے یہی سلوک ہیں۔ اللہ تعالیٰ تبلیغ کے نئے نئے راستے بھی کھولتا جا رہا ہے اور لوگوں کے دلوں کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو جو اسلام کا حقیقی پیغام ہے سننے اور قبول کرنے کی طرف مائل کرتا چلا جا رہا ہے۔ ایسے ایسے واقعات ہوتے ہیں جو خالص تائید الٰہی کا پتہ دے رہے ہوتے ہیں ورنہ صرف انسانی کوششوں سے کبھی اس طرح لوگ قبول نہ کریں۔

خطبہ جمعہ ۲۷ر مئی ۲۰۲۲ء - فرمودہ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلافت: خداتعالیٰ کے فضلوں کی وارث

حضرت خلیفتہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: اسلام کے ابتدائی دور میں اگر خلافتِ راشدہ چار خلافتوں تک محدود تھی تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق تھی اور اب جو خلافتِ خامسہ کا دور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے شروع ہوا تو یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد جس طرح اسلام کی تاریخ میں بہت سے نئے باب کھلے ہیں خلافت خامسہ بھی انہی کا ایک حصہ ہے۔ دشمن سمجھتا تھا کہ اب تو جماعت کی قیادت اتنے مضبوط ہاتھوں میں نہیں ہے لیکن ان کو کیا پتہ کہ اصل ہاتھ تو خداتعالیٰ کا ہاتھ ہے جو جس کی تائید میں اور جس کے ساتھ ہو اسے مضبوط کر دیتا ہے۔ آج دشمن کی حسد کی آنکھ پہلے سے بڑھ کر جماعت کی ترقیات کو دیکھ رہی ہے۔ جماعت کا جو تعارف اور دنیا میں اس کا غیر معمولی طور پر اظہار اس دور میں، ہر طبقے میں اور ہر سطح پر ہوا ہے یہ غیر معمولی ہے۔ مَیں تو ایک بہت کمزور انسان ہوں میری کسی خوبی کی وجہ سے یہ ترقی نہیں ہو رہی۔ دنیا کی حکومتوں کے سرکردہ لوگوں اور ایوانوں میں جماعتِ احمدیہ کا تعارف ہو رہا ہے تو یہ صرف اور صرف خداتعالیٰ کے فضلوں اور اس کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیے گئے وعدوں کی وجہ سے ہو رہا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہو رہا ہے۔ ہر روز اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے ہم دیکھ رہے ہیں۔

خطبہ جمعہ ۲۸؍ مئی ۲۰۲۱ء۔ فرمودہ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٔ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔''

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۹)

نظم

صداقت کی شمع جلاتے رہیں گے
یہ جشنِ خلافت مناتے رہیں گے

وفا کے دیے ہم جلاتے رہیں گے
یہ جشنِ خلافت مناتے رہیں گے

جو آقا سے وعدہ کیا ہم نے مل کر
دل و جاں سے اُس کو نبھاتے رہیں گے

تیرے دیں کی خاطر جو آواز آئے
ہر اُس حکم پر سر جھکاتے رہیں گے

وفا کے دیے ہم جلاتے رہیں گے
یہ جشنِ خلافت مناتے رہیں گے

از قلم صدیقہ قیصرہ

خطباتِ امامِ وقت کی اہمیت

جماعت احمدیہ کے شدید معاند مولوی ظفر علی خان صاحب نے خلافت ثانیہ میں لکھا تھا کہ قادیان کا تانگہ بان سیاسی شعور میں ہندوستان کے بڑے بڑے لیڈروں سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ وہ مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کے خطبات سنتا ہے۔ یہ بات واقعی درست ہے اور ایک جم غفیر اس بیان کی تائید کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے علم و عرفان اور روحانیت کا جو چشمہ خلفاء احمدیت کے خطبات جمعہ وغیرہ کی صورت میں جاری کیا ہے۔ وہ اپنی نوعیت کا بہت منفرد اور شیریں چشمہ ہے۔ مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ جماعت احمدیہ کے بظاہر مذہبی علماء میں سے نہیں تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دینی علوم پر انہیں گہری دسترس حاصل تھی اور بات کہنے کا ہنر بھی جانتے تھے وہ اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں۔ ایک نشست میں کسی مسئلے پر رائے دینے کا اتفاق ہوا تو راجہ ظفر الحق جو خود ذوق بھی رکھتے تھے اور اسلامی علوم میں دلچسپی رکھتے تھے بے ساختہ پوچھنے لگے کہ جتنے مسائل ہماری اس چھوٹی سی مجلس میں زیر بحث آئے ہیں۔ ہمیشہ ہم نے عصری مسائل اور اسلام پر تمہاری معلومات کو نت نئی معلومات سے ہم آہنگ پایا ہے۔ آخر یہ تفصیلی مطالعہ کا وقت کہاں سے نکالتے ہو تو میں نے عرض کیا کہ مطالعہ کے وقت اور بھاری بھر کم کتب دیکھنے کا موقع تو نہیں ملتا۔ البتہ خلیفۃ المسیح کے خطبات یا الفضل کے مضامین سے بے شمار مواد مل جاتا ہے اور یہ صرف میرا تجربہ نہیں ہزاروں احمدیوں کا تجربہ ہے۔

(الفضل صد سالہ جوبلی سوونیئر صفحہ ۷۳)

حقیقت یہ ہے کہ الفضل میں بھی جو کچھ شائع ہوتا ہے۔ اس کا ایک بڑا حصہ حضرت مسیح موعود یا خلفاء کے ارشادات پر براہ راست مشتمل ہوتا ہے یا اس سے مستفاد ہوتا ہے۔ مکرم احسن اسماعیل صدیقی صاحب مرحوم گوجرہ کے رہائشی تھے۔ ۱۹۳۶ء میں تحریر کرتے ہیں۔

یوں تو الفضل کا میں بے حد شائق ہوں۔ مگر جس دن الفضل کا خطبہ نمبر ملتا ہے۔ فرط مسرت سے جھومنے لگتا ہوں اور کسی ایسی جگہ کا متلاشی ہوتا ہوں۔ جہاں میرے مطالعہ میں کوئی چیز مخل نہ ہو سکے تا کہ میں چپ چاپ اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے مبارک منہ سے نکلے ہوئے جادو اثر الفاظ پڑھوں۔ بار بار پڑھوں اور ایک کیف کے سمندر میں ڈوب جاؤں!! میں نے ہرکارے کی آمد کے صحیح وقت کو معلوم کرنے کے لئے اپنے صحن کی دھوپ پر نشان لگا رکھا ہے۔ ہر پانچ منٹ کے بعد بے تابانہ اسے دیکھتا ہوں اور جونہی کہ دھوپ میرے مقررہ نشان پر آ جاتی ہے۔ میں اپنے ڈرائنگ روم میں ہرکارے کے انتظار میں آ بیٹھتا ہوں۔ میری ڈاک، عزیزوں کے خطوط، دوستوں کے محبت ناموں، چند ایک ادبی رسائل اور مختلف اخبارات پر مشتمل ہوتی ہے۔ مگر میری نظر ہمیشہ ایک چھوٹے سے تہہ شدہ اخبار پر پڑتی ہے۔ اس کا نام 'الفضل‹‹ ہے۔ کھولتا ہوں اور اس میں ایسا کھو جاتا ہوں کہ باقی ماندہ ڈاک میری میز پر پڑی کی پڑی رہ جاتی ہے۔!!

۲۸ مارچ ۱۹۳۶ء کو حسب معمول میں اخبار الفضل کا منتظر اپنے دروازے کے سامنے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا کہ کسی کے بوٹوں کی آواز سنائی دی، پیچھے مڑ کر دیکھا تو پوسٹ مین ڈاک کے تھیلے میں سے کچھ خطوط اور

اخبارات وغیرہ نکال رہا تھا۔ یہ میری ڈاک تھی۔ سنبھالی اور ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کر کے تمام ڈاک کو پہلے کی طرح میز پر بکھیر دیا۔ میری نظر سرخ رنگ سے لکھے ہوئے الفضل پر پڑی۔ یہ خطبہ نمبر تھا۔ اٹھایا اور پڑھنے لگ گیا ایک ایک لفظ دل میں کھبتا جا رہا تھا اور ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ میرے سامنے کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ جب میں خطبہ پڑھتے پڑھتے ان الفاظ پر پہنچا کہ آؤ ہم پھر اپنے رب کے حضور سجدے میں گر جائیں اور اپنی سجدہ گاہوں کو۔ تو میری آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں۔ خطبہ کی آخری دعا، بڑی مشکل سے ختم کی اور اسی وقت اپنے رب کے حضور سجدہ کے لئے جھک گیا۔

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۳۶ء)

☆ ایک صاحب نے اپنے احمدی ہونے سے قبل اپنے ایک احمدی دوست کے نام مندرجہ ذیل خط لکھا۔

الفضل اخبار نے میرے دل میں ایک خاص تبدیلی پیدا کر دی ہے خاص کر خلیفہ صاحب کے خطبات بہت مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ ان سادے مگر مسحور کر دینے والے خطبات کے بغور مطالعہ کے بعد زنگ آلودہ دلوں کی تسخیر یقینی اور لازمی امر ہے۔ اگر آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں ضرور اس نیک دل اور روشن دماغ کی کرنیں گم گشتہ راہ لوگوں کے لئے ہدایت کا باعث ہوں گی۔ اگر آپ کے پاس بیعت فارم موجود ہوں تو ارسال کر کے ممنون فرمائیں ورنہ مرکز سے منگوانے کی تکلیف گوارا کریں۔

(الفضل ۲۴ مئی ۱۹۳۶ء صفحہ ۳)

حضرت مصلح موعود نے خطبہ جمعہ ۱۹۳۵ء میں فرمایا: مجھے کل ہی ایک نوجوان کا خط ملا ہے۔ وہ لکھتا ہے میں احراری ہوں میری ابھی اتنی چھوٹی عمر ہے کہ میں اپنے خیالات کا پوری طرح اظہار نہیں کر سکتا۔ اتفاقاً ایک دن ''الفضل'' کا مجھے ایک پرچہ ملا جس میں آپ کا خطبہ درج تھا میں نے اسے پڑھا تو مجھے اتنا شوق پیدا ہو گیا کہ میں نے ایک لائبریری سے لے کر ''الفضل'' باقاعدہ پڑھنا شروع کیا پھر وہ لکھتا ہے خدا کی قسم کھا کر میں کہتا ہوں اگر کوئی احراری آپ کے تین خطبے پڑھ لے تو وہ احراری نہیں رہ سکتا۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ خطبہ ذرا لمبا پڑھا کریں۔ کیونکہ جب آپ کا خطبہ ختم ہو جاتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ دل خالی ہو گیا اور ابھی پیاس نہیں بجھی۔ تو سچائی کہاں کہاں اپنا گھر بنا لیتی ہے وہ چھوٹے بچوں پر بھی اثر ڈالتی ہے اور بڑوں پر بھی۔

(خطبات محمود جلد ۱۶ صفحہ ۳۶۱)

۱۹۴۰ء میں غیر مبائعین کے سابق منتظم مہمان خانہ نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں تفصیلی خط لکھا کہ میں حضرت مسیح موعود کی بیعت میں تھا۔ مگر بعض وجوہ سے میں نے آپ کی بیعت نہ کی اور لاہور چلا آیا۔ مگر حضور کی عزت واحترام میرے دل میں موجود تھا۔ آہستہ آہستہ میں اہل لاہور سے دلبرداشتہ ہو گیا اور سیالکوٹ چلا گیا۔ وہاں اخبار الفضل روزانہ پڑھتا رہا اور اب میرے شکوک ختم ہو گئے ہیں۔ میں بیعت فارم پُر کر کے حضور کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں۔

(الفضل ۲۴ مئی ۱۹۴۰ء)

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب لکھتے ہیں۔ خلافت ثالثہ کے ابتدائی سالوں میں جنوری ۱۹۶۷ء میں خاکسار کی سروس کا آغاز ہوا۔ خاکسار کے ایک غیر احمدی ساتھی انجینئر (جو خاکسار سے عمر میں ۱۰، ۱۵ سال بڑے تھے) خاکسار کے پاس آئے اور الفضل دیکھ کر پڑھنے میں گم ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا کوئی خطبہ تھا۔ کہنے لگے میں آپ کے دوسرے امام حضرت مصلح موعود خلیفہ ثانی کے خطبے بھی پڑھتا رہا ہوں۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی پُرزور تحریرات بھی پڑھی ہیں۔ حضرت مصلح موعود خلیفہ ثانی کے خطبے پڑھتے ہوئے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ آج میں نے حضرت خلیفہ ثالث کا خطبہ پہلی بار پڑھا ہے اور میری وہی کیفیت ہوئی ہے جو حضرت خلیفہ ثانی کا خطبہ پڑھ کر ہوا کرتی تھی۔ خاکسار نے انہیں بتایا کہ اب بھی آپ کو یقین نہیں ہوا کہ حضرت مسیح موعود کو خود خدا نے کھڑا کیا تھا اور آگے خلفاء وقت بھی خدا کے ہی انتخاب سے آتے ہیں اور ایک ہی قسم کی روحانی کیفیت رکھتے ہیں۔

خاکسار کے ایک احمدی دوست تھے انجینئر ابراہیم نصر اللہ درانی مرحوم وہ بتایا کرتے تھے کہ میرے والد آغا محمد بخش صاحب ایم اے انگلش تو حضرت مصلح موعود کے پُرزور خطبے پڑھ کر احمدی ہوئے تھے۔ انہیں یہ خیال آتا تھا کہ اگر اس موعود بیٹے کے اتنے پُرزور اور ایمان افروز اور ولولہ انگیز خطبے ہیں تو جس کا یہ بیٹا ہے ان کا کیا حال ہوگا! وہ کہتے تھے کہ والد صاحب برملا کہتے تھے کہ انہوں نے کسی اختلافی مسئلہ کا خیال نہیں کیا بلکہ ابتداء میں انہیں اختلافی مسائل کا پتہ بھی نہ تھا صرف خلیفہ ثانی کے پُرزور خطبات اور تحریرات سے وہ احمدی ہوئے اور آگے متقی نسل چھوڑی۔

(الفضل ۱۸ جون ۲۰۱۳ء صفحہ ۹)

یہ سارے قصص اس دور کے ہیں جب خطبات کے ابلاغ کا واحد ذریعہ الفضل تھا۔ اب تو خدا نے ایسا فضل کیا ہے کہ براہ راست خطبہ سنتے ہیں اور لاکھوں احمدی ایک وقت میں یکجان ہو کر سنتے ہیں۔ ایسا نظارہ نہ فلک کی آنکھ نے پہلے دیکھا نہ آئندہ دیکھے گی۔ غیر بھی دیکھتے ہیں اور اپنے بنتے چلے جا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''ایک انگریز... جو تقریباً باقاعدہ جمعہ کے خطبے سنتا ہے اور شام کو دوبارہ ریکارڈنگ آتی ہے تو گھر والوں کو یا اس کی جب بیوی پوچھے تو کہتا ہے کہ میں فرائیڈے سرمن (Friday Sermon) سن رہا ہوں وہ عیسائی ہے اور

باتوں کا اثر لیتا ہے... اس نے بعض خطبات کے مضمون بیان کئے کہ یہ بڑی اچھی وقت کی ضرورت ہے جو خطبات بھی آتے ہیں وہ صرف جماعت کے لئے وقت کی ضرورت نہیں بلکہ لوگوں کے لئے وہ فائدہ مند ہو جاتے ہیں۔<<

(خطبات مسرور جلد ۲ صفحہ ۲۷۷)

حضور کے بیان فرمودہ خطبات بعد میں الفضل میں شائع ہوتے ہیں اور ان کی بھی ایک مستقل افادیت ہے۔ مکرم حمید المحامد حامد صاحب اسلام آباد سے لکھتے ہیں۔

الفضل میں خطبات جمعہ کے مطالعہ کے دوران احساس ہوا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کی سہولت ہمیں نصیب ہے اور ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات حضور کی زبانی سننے کا ہمیں موقع ملتا ہے تاہم الفضل میں بالتفصیل خطبہ جمعہ کا بغور مطالعہ ایک اور لطف و سرور افادیت کا پہلو اپنے اندر رکھتا ہے۔

مطالعہ کے دوران انسان کو غور و فکر کرنے، بات کو بہتر طور پر ذہن نشین کرنے، عمل کی راہ متعین کرنے اور ارادہ باندھنے کا موقع ملتا ہے۔ یوں بھی ہر اچھی بات کی تکرار اچھی ہوتی ہے۔ بات کو سن کر پھر پڑھ کر انسان بہتر طور پر بات کو ذہن نشین کرتا ہے۔ یہ بات الفضل کے قارئین اور متوقع قارئین کے سامنے ہونی چاہئے۔ بعض دوست شاید ایم ٹی اے پر خطبہ سن کر اس کے پڑھنے کی ضرورت محسوس نہ کرتے ہوں۔

امۃ الباری ناصر صاحبہ کہتی ہیں۔

کبھی دیتے ہیں ہم کو حوصلہ ہمت بڑھاتے ہیں
کبھی اللہ کے وعدوں کی خوشخبری سناتے ہیں

کبھی آیات قرآنی کی تصویریں بناتے ہیں
قدیر و مقتدر قادر کا جلوہ بھی دکھاتے ہیں

خدا کے بعد وہ ہی آسرا ہیں جانتے کیسے؟
اگر خطبے نہ آتے تو یہ دن ہم کاٹتے کیسے

بہت گہری ہے ان کی سوچ اور وسعت نظر میں ہے
ہر اک لمحہ ترقی دین احمد کی نظر میں ہے

وہ ماضی سے سبق لیتے ہیں مستقبل نظر میں ہے
جماعت کے ہر اک ممبر کی بہبودی نظر میں ہے

جماعت متحد ہے اور منظم جانتے کیسے؟
اگر خطبے نہ آتے تو یہ دن ہم کاٹتے کیسے؟

کرونا کی وبا کے دوران دنیا بھر کے رابطے منقطع ہو گئے۔ مگر خلافت احمدیہ کا رابطہ نہیں ٹوٹا جب جمعہ پڑھنا ممکن نہ رہا تو حضور نے دفتر سے پیغام دیا بعد میں چند خدام کے ساتھ جمعہ پڑھایا مگر اپنی جماعت سے رابطہ قائم رکھا۔ ذاتی ملاقاتیں آن لائن ملاقاتوں میں تبدیل ہو گئیں اور اب تک متعدد ممالک کی سینکڑوں جماعتیں اور ہزاروں احباب یہ سعادت پا چکے ہیں

اس جمعہ نے جماعت احمدیہ کی اندرونی زندگی کو متعدد جمعوں سے بھر دیا ہے دنیا میں جب سورج ڈھلتا ہے تو جماعت احمدیہ کا سورج طلوع ہوتا ہے تمام آنکھیں ٹیلی ویژن کی سکرین پر جم جاتی ہیں سب ایک آواز اور ایک تصویر کے منتظر ہوتے ہیں کہیں دن، کہیں رات، کہیں صبح کی ٹھنڈی ہوائیں، کہیں تپتی دوپہریں، کہیں مرغزار، کہیں گلستان، کہیں نخلستان، کہیں برف زار، مگر سب کے دل ایم ٹی اے کی برقی لہروں کے ساتھ دھڑکتے ہیں خدا کا پیارا جب السلام علیکم کے ذریعہ ساری دنیا میں سلامتی کا پیغام دیتا ہے تو لاکھوں زبانوں سے وعلیکم السلام کا جواب فضا کو برکتوں سے بھر دیتا ہے جب سے خلیفہ وقت کے خطبات ایم ٹی اے پر نشر ہونا شروع ہوئے ہیں ایک آدھ کے سوا کوئی ناغہ نہیں ہوا حتی کہ ایک خلیفہ نے آخری خطبہ دیا اور اگلا جمعہ نئے خلیفہ نے پڑھایا۔ اس جمعہ کی عید نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی خوشیوں کو بھی دوچند کر دیا ہے ہر طرف پھیلی دھند میں وہ ٹھنڈی چاندنی احمدیوں کی قوت اور سہارا ہے۔

تحریر از عبد السمیع خان صاحب